احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 5- جولائی 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر- عبدالسمیع خان
☎ 213029
CPL 61

سوموار 5- جولائی 1999ء - 20 ربیع الاول 1420 ہجری - 5- وفا 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 149

اللہ کے لئے ہو جاؤ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جن وانس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔ (مسلم کتاب الذکر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنے ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کرلی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے اور ان کی زندگی گناہ کی آلائش سے بالکل صاف ہو جاوے۔ نفسانی خواہشات اور شیطان کے پنجے سے نکل کر خدا تعالیٰ کی رضا میں محو ہو جاویں۔ حق اللہ اور حق العباد کو فراخ دلی سے پورے اور کامل طور سے ادا کریں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 454)

دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی اولاد کی وجہ سے جیل خانوں میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابہ زنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہئے، اس کی خاطر داری کرنی چاہئے، اس کی دلجوئی کرنی چاہئے مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہئے۔ اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا ضروری ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 419)

جذب الٰہی سے منازل سلوک

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی ایام کا ذکر ہے جبکہ آپ کا دعویٰ نہیں تھا آپ لودھیانہ میں قیام فرماتے تھے کہ ایک صاحب نے آپ سے سوال کیا کہ جس مقام پر اب آپ پہنچے ہیں۔ یہاں تک پہنچنے میں کس قدر منزلیں سلوک کی آپ نے طے کیں اور ہر ایک منزل پر کیا دیکھا؟

فرمایا "اگر کوئی شخص ڈاک گاڑی میں سوار ہو اور کلکتہ سے پشاور پہنچ جاوے اور اس سے پوچھا جاوے کہ راستہ میں کون سا تکیہ آیا اور تو نے کیا دیکھا وہ کیا بتائے گا؟ اس طرح پر اللہ تعالیٰ نے مجھے خود اپنے فضل سے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایسے طور پر کھینچ لیا کہ ریاضت اور مشقت سے اتنی جلدی منزل طے نہیں ہو سکتی یہ تو جذبِ الٰہی ہے پھر اس شخص نے پوچھا کہ اس منزل میں پہنچ کر آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا؟ آپ نے جواب دیا میرا ایمان اتنا قوی ہو گیا ہے کہ

دعوتِ حق میں کسی سے نہیں ڈرتا"

(الحکم قادیان 7 جولائی 1925ء صفحہ 5)

انتہائی کوشش کرو کہ خدا کی محبت حاصل کر لو

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

ان ساری باتوں سے ایک یہ نتیجہ بھی بڑا واضح اور نمایاں طور پر نکلتا ہے کہ ایک احمدی بچے بوڑھے اور جوان۔ مرد و زن کا یہ بنیادی فرض ہے کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں کی نشوونما کو انتہا تک پہنچانے کے لئے انتہائی محنت اور جفاکشی کی زندگی گذارے۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔ اس کے بغیر زندگی کا کوئی سُرور نہیں۔ یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اگر ہمارا رب مثلاً کسی سے یہ کہے کہ میں تجھے اپنے سو پیار دینا چاہتا ہوں اور وہ کہے کہ اے ہمارے پیدا کرنے والے پیارے محبوب خدا! میں تو تیرے صرف بیس پیار لوں گا اور باقی کو چھوڑ دوں گا تو اس میں زندگی کا کیا مزہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ تمہیں جتنا پیار دینا چاہتا ہے وہ تم حاصل کرو مگر اس کا انحصار تمہاری صلاحیتوں اور قوتوں کے پیمانے پر ہے۔ اس لئے تم اپنے اس پیمانے کو آدھا نہ بھرو اور نہ اس میں کوئی سوراخ ہونے دو کہ کہیں وہ چیز بھی بیچ میں سے بہہ نہ جائے جو تم نے حاصل کی ہے۔ غرض جس حد تک تم خدا تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے اہل اور قابل بنائے گئے ہو، تم انتہائی کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنی اہلیت کے مطابق انتہائی طور پر پالو تاکہ تمہیں اس دنیا کے انعامات بھی ملیں اور اس دنیا کے انعامات بھی ملیں۔

پس یہی محنت ہے۔ یہی جدوجہد ہے۔ یہی جہاد ہے یہی کوشش ہے اور یہی جفاکشی ہے جس کی طرف (دین حق) ہمیں بلاتا ہے اور جس پر (کلام الٰہی) نے مختلف پہلوؤں سے مختلف رنگوں میں بار بار زور دیا ہے اور اس کی تاکید فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائی کہ عمل میں احسان کو مدنظر رکھیں اس عمل کی خوبصورتی کو انتہا تک پہنچانے کے لئے جس حسن علم کی ضرورت ہے ہم اس کو بھی حاصل کر سکیں۔ (-) وہی شخص اچھا ہے جس کے کام میں حسن علم بھی ہے اور حسن عمل بھی ہے۔

(از خطبہ 4 فروری 1972ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ ۔ حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 59

ریکارڈ شدہ:-5-جون1999ء
نشر:-7-جون1999ء

چینی کہانی سنڈریلا

ایک کہانی ہے جس کا نام ہے سنڈریلا CINDRILL اس کے تین سو چالیس مختلف ترجمے ہوچکے ہیں۔ یا تین سو چالیس مختلف انداز میں تھوڑی تبدیلیوں کے ساتھ یہ کہانی دنیا کی مختلف زبانوں میں پھیل چکی ہے۔ سنڈریلا نام خوب مشہور ہو چکا ہے۔ لیکن ایک نام جو مشہور نہیں ہوا اس چینی سکالر کا تھا۔ جس نے سب سے پہلے یہ کہانی بنائی تھی۔ اس کی کہانی سے جو حضرت مسیح سے بھی پہلے زمانے میں کسی وقت چین میں سنائی جایا کرتی تھی۔ اس سے آگے پھر سنڈریلا کی مختلف کہانیاں بنی ہیں۔ جو چینی کہانی تھی پہلے وہ ایک ڈرامے کی صورت میں پیش کی جایا کرتی تھی۔ ایک امیر کے دربار میں ان کا ایک مرتبے پر فائز انسان وہ سنڈریلا کی کہانی بطور ڈرامہ پیش کیا کرتا تھا اور وہ بہت مقبول ہوتی تھی۔

لیکن تحقیق کے نتیجے میں معلوم یہ ہوا کہ ان صاحب نے خود کہانی نہیں بنائی تھی بلکہ چین میں بڑی دیر سے یہ کہانی چلی آرہی تھی۔ جس کو انہوں نے اس وقت سے ایک ڈرامے کی شکل میں پیش کیا اس کی تاریخ اس سے بھی بہت پہلے کی ہے۔ یعنی سنڈریلا کی۔ سنڈریلا میں جو جو بنیادی باتیں ہیں۔ وہ اس میں موجود تھیں۔ لیکن آگے پھر بہت فرق ہوتے چلے گئے ہیں۔

یورپ میں جو سب سے پہلے سنڈریلا کی کہانی زیادہ پسند کی گئی اور جس پر پھر آگے یورپ کی مختلف زبانوں میں بنیاد بنا کر کہانیاں بنیں۔ وہ ایک فرانسیسی لکھنے والے نے اپنے طور پر پیش کی تھی۔

سنڈریلا کا خلاصہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں جس سے آپ کو سمجھ آجائے گی کہ مختلف زبانوں میں چین ہی کی سنڈریلا سے آگے کہانیاں بنی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایک سوتیلی ماں اپنی دو سگی بچیوں کو تو بہت پیار کرتی تھی مگر سوتیلی بیٹی پر بہت ظلم کیا کرتی تھی۔ اور اس سے سخت کام لیا کرتی تھی مزید نفرت کی وجہ یہ تھی کہ سوتیلی بہن دوسری دونوں سے بہت زیادہ خوبصورت تھی۔

اس کہانی کے مطابق اس مقامی امیر کے ہاں ایک تہوار منایا جاتا تھا اس کی ماں سنڈریلا کو گھر پر چھوڑ کر اپنی دونوں بیٹیوں کو ساتھ لے کر چلی گئی۔ سنڈریلا ایک تالاب کے کنارے مغموم بیٹھی ہوئی تھی۔

جو نئی کہانیاں ہیں ان میں پری دکھائی جاتی ہے کہ پری کے جادو سے یہ سب کچھ تبدیل ہوا۔ مگر چینی کہانی میں مچھلی دکھائی جاتی ہے۔

چنانچہ سنڈریلا ایک تالاب کے کنارے مغموم بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک مچھلی نے نکل کر اس سے باتیں کیں۔ اور اسے بہت پیار کے ساتھ تسلی دی۔ اور کہا کہ میں تمہیں جادو کے بوٹ دیتی ہوں۔ اور ساتھ ہی پہننے کے لئے ایک بہت ہی خوبصورت سوٹ دیا۔ اور کہا کہ

ان کو پہن کر آنا "فانا" تم جہاں چاہو پہنچ سکتی ہو یعنی جادو کے بوٹ میں خود ہی یہ طاقت تھی کہ وہ جہاں مرضی ہے پہنچ جائے اور لباس اس نے اس کو خود ہی پہنا دیا اور کہا کہ اس کے ساتھ ہی تمہارے قدم اتنے ہلکے پھلکے ہو جائیں گے بادشاہ یا شہزادہ تمہارے قدموں کی جو رفتار ہے ان کا ہلکا پھلکا ہونا۔ اس کو بہت پیار کی نظر سے دیکھے گا۔ اور تمہارے ساتھ ہی ٹہلتا رہے گا۔ سارے ہال والے دیکھتے ہی رہ جائیں گے یہ سب کچھ ایک مچھلی نے اس سے کہا۔

لیکن ساتھ ہی اس نے یہ بھی کہا کہ شرط یہ ہے کہ رات کے بارہ کا پہلا گھنٹہ بجنے کے ساتھ ہی فوراً ہال سے باہر آجانا۔ ورنہ میرا جادو ٹوٹ جائے گا۔

یہ بھی آج تک ہر سنڈریلا میں آپ کو ملے گا رات کے بارہ بجے والا واقعہ۔

اس کا لباس بہت ہی خوبصورت اور بوٹ اتنے عمدہ اور بہترین تھے کہ سارے تہوار میں شور پڑ گیا۔ کوئی خوبصورت سے خوبصورت شہزادی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اس پر اس نوجوان امیر نے اس سے درخواست کی۔ اور وہ دونوں اکٹھے ہال میں گھومنے پھرنے لگے۔

جب اس نے بارہ کی گھنٹی سنی تو فوراً بھاگنا چاہتی تھی مگر امیر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا یہاں تک کہ بارہ کا پہلا گھنٹہ بجا تو اس وقت وہ ہاتھ چھڑا کر بھاگی تو جلدی میں اپنا ایک بوٹ پیچھے چھوڑ گئی اور صرف ایک بوٹ پر سوار واپس گھر پہنچ گئی۔ تب اس کی تلاش شروع ہوئی اور شہر میں ڈھنڈورا پٹ گیا کہ جس کو یہ بوٹ پورا آئے گا اسی سے یہ امیر شادی کرے گا۔

ایک دفعہ یہ بچی باہر نکل کر تالاب پر مچھلی سے باتیں کر رہی تھی اور بتا رہی تھی کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔

کہ اس کی ماں نے دیکھ لیا چنانچہ اس نے مچھلی کو مار کے پھینک دیا۔ چینی کہانی کے مطابق اس مچھلی کی ہڈیاں بھی بولنے لگیں۔ اور اسی طرح سنڈریلا سے ہمدردی کرنے لگیں اور اسی طرح مشورے دینے لگیں۔

فرمایا:-

یہ وہ کہانی ہے جسے سب نے بے شمار دفعہ سنا ہوا ہے۔ مگر اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ کہانی دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تو بہت عام ہے مگر اس کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ جو میں آپ کو سنا رہا ہوں۔

اس کے جو مختلف نسخے ہر دلعزیز ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ فرانس کے چارلس پرو کے نسخے کو شہرت ملی ہے۔ 1697ء میں یہ نسخہ لکھا گیا تھا۔ اس میں سنڈریلا کی غمگینی دیکھ کر ایک پری اس کی دوست بن جاتی ہے اور وہ ایک حلوہ کدو کے آدھے خول کو بگھی گاڑی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

اور دوسرا خول اس کے اوپر حفاظت کے لئے بنا دیتی ہے اور آگے گھریلو چوہوں کے گھوڑے بنا کر جوت دیتی ہے بہت زبردست لمبی بگھی ہے اس میں بارہ گھوڑے گھریلو چوہوں کے جتے ہوئے ہیں اور ایک جنگلی چوہا پکڑ کر اسے کوچوان بنا دیتی ہے۔ اور وہ بگھی چلا رہا ہے۔ اور پھر وہ اس کو شیشے کے سلیپر دیتی ہے اور بڑی شان و شوکت سے وہ محل جاتی ہے اس پر بنیاد بناتے ہوئے نسخوں میں تبدیلیاں کی گئیں۔ اور آج کل جو یورپ میں مشہور ہے۔ اس میں یہ فرق بتایا جاتا ہے کہ اور بھی چیزیں جمع کرلیں۔

اس نے ایک جنگلی چوہا پکڑا اور چھ کرلے پکڑ لئے۔ اور ان کرلوں کو پیچھے کھڑے ہونے والے پہرے دار بنا دیا اور اس طرح وہ بگھی جایا کرتی تھی۔

کہانی کو زینت دینے کی خاطر اور بہت سی بیہودہ اور فضول سی باتیں بھی جمع کر دی گئی ہیں۔

لیکن زینت دیتے ہیں یا کچھ چکر چلا دیتے ہیں اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ میں نے تو دیکھا ہے وہ کہانی اپنے لفظوں میں بنانے کی خاطر پیچیدہ بنا دیتے ہیں مگر وہ لطف نہیں رہتا۔ چینی کہانی بالکل سادہ ہے اور بنیادی طور پر اسی کہانی سے یہ سب کچھ اخذ کیا گیا ہے۔

عثمان چینی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:-

اس لئے آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔ چینی کہانی دیکھیں دنیا میں کہاں کہاں شہرت پاگئی۔

مکالمہ

آج کی نشست میں تین لڑکیوں نے مل کر ایک بہت ہی خوبصورت مکالمہ پیش کیا جو کپڑوں کی شاپنگ کے متعلق تھا اس میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لئے بچوں کے نئے دیدہ زیب کپڑے خوبصورت ٹوپیاں اور نہایت شاندار پگڑیاں اور دوسرے قیمتی اور مختلف رنگوں کے سوٹ بھی ترتیب سے لٹکائے ہوئے تھے۔

کچھ عشق تھا کچھ مجبوری تھی سو مَیں نے جیون وار دیا
میں کیسا زندہ آدمی تھا اِک شخص نے مجھ کو مار دیا

اِک سبز شاخ گلاب کی تھا اِک دنیا اپنے خواب کی تھا
وہ ایک بہار جو آئی نہیں اُس کے لئے سب کچھ ہار دیا

یہ سجا سجایا گھر ساتھی مری ذات نہیں مرا حال نہیں
اے کاش کبھی تم جان سکو جو اس سُکھ نے آزار دیا

میں کھُلی ہوئی اِک سچّائی مجھے جاننے والے جانتے ہیں
میں نے کن لوگوں سے نفرت کی اور کن لوگوں کو پیار دیا

وہ عشق بہت مشکل تھا مگر آسان نہ تھا یُوں جینا بھی
اُس عشق نے زندہ رہنے کا مجھے ظرف دیا پندار دیا

مَیں روتا ہوں اور آسمان سے تارے ٹوٹتے دیکھتا ہوں
ان لوگوں پر جن لوگوں نے مرے لوگوں کو آزار دیا

مرے بچّوں کو اللہ رکھے ان تازہ ہوا کے جھونکوں نے
میں خشک پیڑ خزاں کا تھا مجھے کیسا برگ و بار دیا

عبیداللہ علیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

نکاح کی برکات اور اس کے آداب

نکاح جو مرد اور عورت کے درمیان ایک معاہدہ کا نام ہے پر سیر حاصل بحث کرنے سے قبل اسلام اور اس سے قبل مختلف تہذیبوں ' معاشروں میں عورت کے مقام پر اختصار سے روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ تاریخ عالم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے قبل فرانس میں عورت کے بارہ میں یہ تصور تھا کہ وہ آدھا انسان ہے اور یہی معاشرے کی تمام برائیوں کا ذریعہ بنتی ہے۔ جاپان میں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ یہ ناپاک پیدا کی گئی ہے اس لئے اسے عبادت گاہوں میں آنے کا کوئی حق نہیں۔ چین میں اسے شیطانی روح سمجھا جاتا تھا۔ ہندوستان میں ہندوازم میں ستی کی رسم پائی جاتی تھی۔ جس کے مطابق جس عورت کا خاوند مرجاتا اسے اس دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہ رہتا تھا۔ وہ خاوند کی نعش کے ساتھ ہی اپنے آپ کو زندہ جلا کر ختم کرلیتی۔ عیسائی دنیا میں عورت کو معرفت الٰہی کے راستے میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا اور عورتوں کو تعلیم دی جاتی کہ وہ کنواری (Nuns) رہ کر زندگی گزاریں۔ اور سب سے بڑھ کر جزیرہ عرب میں بیٹی کا پیدا ہونا عار سمجھا جاتا تھا اور ماں باپ پیدا ہوتے ہی بچی کو زندہ درگور کردیتے۔ عورت کے حقوق اس قدر پامال کئے جاچکے تھے کہ خاوند کے مرنے کے بعد وراثت سے حصہ نہ پاتی بلکہ شہر (مکہ مکرمہ) سے باہر ایک کال کوٹھری میں دو تین سال کے لئے بھجوا دیا جاتا جہاں سہولیات زندگی سے اسے محروم رکھا جاتا۔ ان کٹھن حالات میں اگر وہ Survive کرجاتی تو منہ کالا کرکے شہر میں چکر لگا کر گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جاتی۔

یہ تھی وہ تکلیف دہ کیفیت' اسلام سے قبل مختلف معاشروں' مذاہب اور تہذیبوں میں۔ اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ عورت کو اس کا بلند مقام دلایا۔ معاشرے میں جینا سکھلایا اور سکھ کے سانس لینے سکھلائے۔ اور بتلایا کہ تمہاری بیٹی تمہاری عزت ہے۔ تمہاری بہن تمہاری ناموس ہے' تمہاری بیوی تمہاری جیون ساتھی ہے اور تمہاری ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ ایک موقعہ پر رحمۃ للعالمین فخر موجودات حضرت محمد ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کا اشارہ کرکے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے حتیٰ کہ ان کا نکاح کردے تو وہ آدمی جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔

جس مخلوق کو اس شان' شرف اور اہتمام کے ساتھ کرہ ارض پر بسایا جارہا ہو۔ ضروری تھا کہ اس کے لئے ایک بہترین ضابطہ حیات بھی مقرر کیا جاتا تاکہ وہ اپنے اعزاز کو برقرار رکھ سکے۔ آنحضور ﷺ نے لا رھبانیہ فی الاسلام کا درس دے کر رہبانیت کی حوصلہ شکنی فرمائی اور مرد کو عورت کے ساتھ احسن رنگ میں ازدواجی زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی اور اسے ہی معرفت الٰہی کا ذریعہ قرار دیا۔ کیونکہ معرفت الٰہی تک پہنچنے کے لئے حقوق العباد کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

نکاح سنت نبوی ہے

گویا کہ آنحضورؐ نے معاشرتی زندگی کی تعلیم دی اور فرمایا النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری) کہ نکاح میری سنت ہے۔ جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔ تفصیل اس حدیث کی یوں ہے کہ ایک محفل میں تین اشخاص نے آنحضرتؐ کی عبادت کے بارہ میں پوچھ کر یوں باری باری گفتگو کی کہ میں ساری عمر رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ دوسرا کہنے لگا کہ میں ہمیشہ روزہ دار رہوں گا اور افطار نہیں کروں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ اتنے میں آنحضورؐ تشریف لے آئے اور آپ کو ان افراد کی گفتگو کا علم ہوا تو فرمایا۔ دیکھو! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سے بڑھ کر پرہیزگار بھی ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں۔ افطار بھی کرتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں' سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ نکاح میری سنت ہے جس نے میری سنت سے اعراض کیا اس کا میرے سے کوئی تعلق نہیں۔ (بخاری)

نکاح سنت انبیاء ہے

ترمذی کی ایک روایت میں انبیاء کی جن سنن کا ذکر ہوا ہے۔ ان میں سے ایک سنت نکاح ہے یعنی انبیاءؑ ازدواجی زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

نکاح کے لغوی معنی

نکاح' نکح سے ہے۔ جس کے معنی ضم یعنی ملنے کے ہیں۔ نکاح کی وجہ سے نہ صرف دو اشخاص یعنی مرد و عورت (خاوند بیوی) مل کر زندگی گزارتے ہیں بلکہ اس کی برکت سے دو خاندان' بسا اوقات دو ملک' دو براعظم آپس میں مل جاتے ہیں۔

نکاح بقا کا ذریعہ ہے

نکاح سے نسل انسانی کی بقا ہے۔ اس کے تقدس اور عظمت کو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ کہ محبت کرنے والی' زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے قیامت کے دن دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

نکاح نصف دین ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ جب بندہ (مومن) نکاح کرلیتا ہے تو وہ اپنا نصف دین مکمل کرلیتا ہے اس لئے باقی نصف کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ (مشکوہ)

اس حدیث کے مطابق نکاح آدمی کے لئے حفاظتی قلعہ ہے دینی شرائط کو ملحوظ رکھنے والے ایسے شادی شدہ لوگ اکثر پاک دامن اور نیک ہوتے ہیں۔ ان کا دل برائی کی طرف مائل نہیں ہوتا اور چونکہ دونوں میاں بیوی ازدواجی زندگی میں داخل ہوکر حقوق و فرائض ادا کرتے ہیں جو شریعت نے مقرر کئے ہیں اور اس طرح ان کا نصف ایمان مکمل ہوجاتا ہے جن کا تعلق انسانیت سے ہے۔

نوجوانوں کو نصیحت

آنحضرت ﷺ نے نوجوانوں کو مخاطب ہوکر فرمایا۔ کہ تم میں سے جو کوئی نکاح کی طاقت رکھے وہ ضرور نکاح کرے۔ یہ عصمتوں کا محافظ ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے وہ اپنے آپ پر روزے لازم کرے۔ یہ روزے اس کی حفاظت کریں گے۔ (بخاری)

آج جن مہذب معاشروں میں نکاح سے فرار (Avoid) اختیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے گناہوں کے دروازے اپنے اوپر کھول رکھے ہیں اور گناہوں بھری زندگی گزارنے کو ترجیح دی ہے۔ مرد کا عورت کی عزت سے کھیلنا روز کا معمول بن چکا ہے۔ عورت اپنا مقام کھو چکی ہے۔ جس کو دین نے ناپسند فرمایا ہے۔

نکاح چار وجوہ پر

نکاح کا یہ اہم فریضہ چند مراحل سے گزر کر پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ جن میں سے سب سے اہم اور بنیادی مسئلہ شریک حیات کے انتخاب اور پیغام نکاح کا ہے۔ ان امور میں خصوصاً دینی تعلیمات ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ اس انتہائی اہم اور نازک مرحلہ میں ایک ادنیٰ سی چوک ازدواجی زندگی کے لئے بے حد خطرناک ہوسکتی ہے۔ اور زوجین کی پوری زندگی عذاب بن سکتی ہے۔ اس لئے اس معاملہ میں جلد بازی اور بے احتیاطی نہیں کرنی چاہئے اور شریک حیات کے انتخاب میں دین کے پسندیدہ معیار تقویٰ' دینداری' خوش اخلاقی اور دین پسندی کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ عام طور پر لوگ عورت کے مال' خاندان اور اس کے ظاہری حسن و جمال پر نظر رکھ کر اور ان چیزوں کو دیکھ کر نکاح کرتے ہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو رشتہ دیکھتے وقت یہ پوچھتے ہیں کہ لڑکی یا لڑکا نماز بھی پڑھتے ہیں یا نہیں۔ دیندار بھی ہیں یا نہیں۔ شعائر دین کا احترام بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ دیندار ماں ہمیشہ دیندار بچے کو جنم دے گی۔

نپولین نے اچھی قوم کی بنیاد اچھی ماؤں کو قرار دیتے ہوئے کہا۔

Give me good mothers and I will give you a good nation.

یہ فلسفہ سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰؐ نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ اور نیک دیندار عورت سے شادی کی نصیحت فرمائی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عورت سے چار وجوہ سے نکاح کیا جاتا ہے اول اس کے مال کے سبب سے' دوم اس کے حسب و نسب کی وجہ سے' سوم اس کے حسن و جمال کی وجہ سے اور چہارم اس کے دین کی وجہ سے۔ آپ نے مسلمانوں کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ تم دیندار عورت کو اختیار کرو۔

(بخاری کتاب النکاح)

گویا کہ نکاح کے وقت خاندان کی عمارت کی اینٹ رکھی جانی مقصود ہوتی ہے اور اس بنیادی اینٹ کے چناؤ اور اس کو عمدگی سے بنیاد میں رکھنے کے لئے دینی اصول کو اپنانا ضروری ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ معمار' عمارت کی بنیاد کے وقت بنیادی اینٹ کو سیدھا رکھنے کے لئے سوتر وغیرہ کا استعمال کرتا ہے اور اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ یہ بنیادی اینٹ سیدھی رہے کیونکہ اوپر ساری عمارت کا انحصار اسی اینٹ پر ہوگا۔ اگر یہ اینٹ درست رہی تو ساری عمارت درست رہے گی۔ حالانکہ معمار جانتا ہے اور بنیاد کے وقت موجود احباب بھی جان رہے ہوتے ہیں کہ یہ بنیادی اینٹ مٹی کے نیچے چھپ جائے گی۔ یہی مضمون ہے جو نکاح کے وقت مدنظر رہنا چاہئے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

ایسی اعلیٰ تعلیم کو مدنظر نہ رکھنے والوں کو آنحضورؐ نے تنبیہ بھی فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں جب تمہیں دیندار اور بااخلاق شخص کی طرف سے نکاح کا پیغام آجائے تو فوراً نکاح کرلو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنے اور لمبے چوڑے فسادات پیدا ہوں گے۔ (مشکوٰۃ) شاید دنیا میں فسادات کی' خاندانوں میں آپس کی دوریاں اور دراڑیں پڑنے کی یہی وجہ ہو۔ جب مالدار رشتہ کے انتظار میں کئی لڑکیاں اور لڑکے بے شادی رہ جاتے ہوں گے یا عمریں گزر جانے کے بعد رشتے ہوتے ہوں گے۔

نیک بیوی بہترین نعمت

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مومن بندہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے خوف کے بعد نیک بیوی سے بہتر کوئی نعمت نہیں کہ اس بیوی کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر اسے دیکھے تو خوش ہو۔ (مشکوٰۃ)

دنیا کی بہترین متاع

آنحضورؐ نے فرمایا۔

کہ دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی بہترین اور قیمتی متاع نیک صالح عورت ہے۔ (مشکوۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغام نکاح

شریک حیات کے انتخاب کا مسئلہ طے ہو جانے کے بعد نکاح کا ایک اہم مسئلہ پیغام نکاح کا ہے۔ اس مسئلہ میں اکثر لوگ بے اعتدالی کا شکار ہو جاتے ہیں اور دینی تعلیمات کو نظرانداز کر جاتے ہیں۔ کئی ایسے بے خوف اور بے رحم لوگ بھی ہوتے ہیں جو بڑے بڑے مطالبے کر کے لڑکی والوں سے سازوسامان اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں فانی ہیں۔ خوبصورتی' مال اور جاہ و جلال چند سالوں کی باتیں ہوتی ہیں۔ جوانی ہمیشہ تو نہیں رہتی۔ جس کی بنیاد کمزور ہوگی اس پر بننے والا گھر بھی تو ویسا ہی ہوگا۔ ؎

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

حقیقت میں نیکی' دین اور شرافت لازوال دولت ہے۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہے۔

برکت والا نکاح

اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ امّ المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ وہ نکاح بہت برکت والا نکاح ہے جس میں بوجھ کم ہوں۔ (مسند احمد جلد 6 ص82)

مہر

مہر کی تعریف میں فقہ احمدیہ میں لکھا ہے کہ "مہر اس مالی منفعت کا نام ہے جو نکاح کے نتیجہ میں خاوند کی طرف سے بیوی کو واجب الاداء ہے اور جس پر بیوی کلی تصرف کا حق رکھتی ہے وہ جس طرح چاہے اپنے مصرف میں لا سکتی ہے۔ اس کی ادائیگی ضروری ہے حتیٰ کہ خاوند کی وفات پر اگر مہر واجب الاداء ہو تو دیگر قرضوں کی طرح حق مہر کی ادائیگی بھی خاوند کے ترکہ سے لازمی ہے۔

مہر کی مقدار دین میں مقرر نہیں۔ دراصل اس کا تعلق بھی زیادہ تر نیت اور تقویٰ سے ہے نہ کہ نمود و نمائش سے کہ اتنا باندھ دیا جائے کہ ادائیگی مشکل ہو جائے۔ اور نہ اتنا کم کہ اس سے عورت کا احترام مجروح ہو۔ حضرت مصلح موعود نے اس ضمن میں بہت ہی قیمتی مشورہ اور نصیحت عطا کی ہے فرمایا۔

"میں نے مہر کی تعین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے۔ یعنی مجھ سے کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد بطور مہر مقرر کر دو اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے۔ گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے۔ اس بناء پر میرا خیال ہے کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے۔"

(الفضل 12 دسمبر 1940ء)

نکاح کا مناسب اعلان ضروری ہے

دین نے اعلانیہ نکاح کو پسند فرمایا ہے۔ تا عام لوگوں کو علم ہو جائے کہ آج کے بعد یہ لڑکا اور لڑکی اپنے لئے نئے گھر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔

کہ نکاح کا اعلان کرو۔ بیت میں پڑھاؤ اور اس کے اعلان کے لئے دف بجاؤ۔ اور اس کے بالمقابل خفیہ نکاح کو اگرچہ گواہان موجود ہوں ناپسند فرمایا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "گواہوں کے بغیر نکاح درست نہیں۔ وہ عورتیں بدکردار ہیں۔ جو شریعت کے بیان کردہ اصول کے مطابق بیّنہ قائم کئے بغیر اپنا نکاح خود کر لیتی ہیں۔"

آیات نکاح

قرآن کریم کی یہ چار آیات (النساء1- احزاب71-72 اور الحشر29) آنحضورؐ کے ہر خطبہ نکاح کا حصہ ہوا کرتی تھیں۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ رسم نکاح کو ایک مذہبی تقدس بھی حاصل ہے اور نکاح کی تقریب جو کہ یقیناً ایک خوشی کا موقعہ ہوتا ہے یاد الٰہی سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔ ان آیات میں بار بار تقویٰ اختیار کرنے کی یاد دہانی کروائی جا رہی ہوتی ہے۔ بظاہر خوشی کے موقعہ پر ڈرانے کا مفہوم سمجھ سے بالا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ انسان خوشی کے موقعہ پر خدا کو عمومی طور پر بھول جاتا ہے اور بعض ایسے کام بھی کر جاتا ہے جو دین کی تعلیم کے منافی ہوتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اگر ہم اس ساری کارروائی کے دوران تقویٰ اور خوف خدا کو مدنظر رکھیں تو خدا کی ناراضگی مول لینے والے امور سے بچا جا سکتا ہے۔ اور نکاح کے جملہ مراسم کو من گھڑت۔ بے ہودہ اور غیر اخلاقی رسم و رواج سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"یہ خوف تمہاری خوشیوں کی حفاظت کرے گا اور تمہیں کئی قسم کے عذابوں سے پناہ میں رکھے گا۔"

دولہا اور دلہن کو دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ رخصت کرنا بھی تقریب کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ آئندہ ازدواجی زندگی میں انہیں دینی تعلیمات کی پوری پوری رعایت رکھنا ہوگی۔

میاں بیوی کے حقوق و فرائض

مضمون کے آخر میں میاں بیوی کے حقوق کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ نکاح کے ذریعہ میاں بیوی جو رشتہ زوجیت میں منسلک ہو رہے ہوتے ہیں کے اگر حقوق ہیں تو فرائض بھی ہیں۔ اگر دونوں میں سے ایک کے لئے کوئی کام فرض ہے تو وہی کام دوسرے کے لئے حق ہوگا۔ حقوق کے لفظ میں کچھ ایسی کشش ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے ہم فرائض کو بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور فرائض کو حقوق پر فوقیت حاصل ہے۔ انگریزی کے محاورہ Give and Take میں Give کے لفظ کو پہلے لاکر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اگر مرد کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے جذبات واحساسات کا احترام کیا جائے تو ویسا ہی عورت بھی چاہتی ہے کہ اس کے جذبات و احساسات کا احترام ہو۔ اس مضمون کو انگریزی کے محاورہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

If you wish to be Loved, Love

اور ہر انسان پیار کا بھوکا ہوتا ہے وہ چاہتا ہے کہ دوسرا اس سے پیار کرے۔ محبت کے پھول کھلائے تا اپنے غم اس کے ساتھ بانٹ سکے۔ اگر مرد چاہتا ہے کہ بیوی اس سے پیار کرے تو بیوی بھی پیار کی متمنی ہوگی۔ مگر آجکل خاوند کی طرف سے رعب ہی رعب نظر آتا ہے جیسے ہر وقت تیوری چڑھی ہوئی ہو۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے لئے سب سے زیادہ نرم' سب سے زیادہ کریم' اور سب سے زیادہ تبسم فرمانے والے تھے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود نے بھی اس تعلیم کو اپنی جماعت میں رائج فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔...... ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

عورت خاوند کی ہر بات مان کر قربانی کرتی ہے تا گھر کا ماحول پر سکون رہے۔ بسا اوقات اپنی طبیعت کے برعکس بات کو مان رہی ہوتی ہے اس طرح اس کے اس فعل سے خاندان بندھا رہتا ہے اور یہی خاندان کی جیت ہوا کرتی ہے۔ مرد کو عورت کے اس جذبہ کی ہمیشہ قدر کرنی چاہئے۔ اگر معمولی سی تکرار پر یہ مقدس بندھن ٹوٹ جائے تو پھر ہم قوم کو بڑھانے والے نہیں توڑنے والے ہوں گے۔

خلاصہ تمام گفتگو کا تقویٰ ہے۔ نکاح کی اہمیت و ضرورت پر یہ حدیث اطلاق پاتی ہے آپؐ فرماتے ہیں "جو لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا کنبہ بڑا ہوگا اور اس کے اعمال تقویٰ سے آراستہ ہوں گے

بقیہ صفحہ 6

انبیاء کے حالات بصورت نظم لکھے کہ کس طرح شیطان ان کے مقابلہ میں کھڑا رہا اور لوگوں کو بہکانے کا کام کرتا رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نیک بندے کبھی بھی اس کے بہکاوے میں نہیں آتے۔ آج کے زمانہ میں بھی وہ ڈٹ گیا ہے لیکن دیکھنا۔ محتاط رہنا۔ کہیں شیطان کے نرغے میں نہ پھنس جانا۔ اگر اس کے دھوکے میں پھنس گئے۔ تو وہ تمہیں ذلیل و رسوا کرنے میں کسر نہ چھوڑے گا۔

آپ دوپہر کو تھوڑی دیر آرام کرتیں۔ ظہر کی نماز کے بعد تلاوت اور تسبیح میں مصروف رہتیں۔ اور کچھ دیر بعد پھر وہی سلسلہ پڑھانے کا شروع ہو جاتا۔ آپ ہمیشہ پانچوں نمازیں بروقت سوز و گداز سے ادا کرتیں مغرب کی نماز سے ذرا پہلے پڑھنے والوں کو چھٹی ہو جاتی۔ اور آپ مغرب کی نماز کے لئے وضو کرتیں اور مسنون دعائیں ساتھ ساتھ پڑھتی جاتیں۔

کھاریاں 1934ء میں لجنہ اماء اللہ قائم ہوئی اور آپ اس کی پہلی صدر مقرر ہوئیں آپ کے گھر میں اجلاس شروع ہوئے۔ مرکز سے جو حکم ملتا۔ اس پر نہایت خلوص و مستعدی سے عمل ہوتا اور کروایا جاتا۔ اور لجنہ کے ہر کام کو نہایت احسن طور پر ادا کیا۔

آپ نے پارٹیشن 1947ء میں اپنے سارے کپڑے مہاجرین میں بانٹ دیئے 1948ء میں آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی۔ اور جلد اس دار فانی سے منہ موڑ گئیں۔ اللہ تعالیٰ جنت النعیم میں آپ کو بلند مقام عطا فرمائے آمین اور آپ کی ساری اولاد کو ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے

معاشرت کا مثالی نمونہ

شادی کے بعد

حضرت اماں جان جب پہلے پہل دلّی سے قادیان تشریف لائیں تو آپ کو بتایا گیا کہ حضرت صاحب گڑ کے میٹھے چاول پسند فرماتے ہیں آپ نے بہت شوق اور اہتمام سے میٹھے چاول پکانے کا انتظام کیا۔ تھوڑے سے چاول منگوائے اور اس میں چار گنا گڑ ڈال دیا اور بالکل راب سی بن گئی۔ جب پتیلی چولہے سے اتاری اور چاول برتن میں نکالے تو دیکھ کر سخت رنج اور صدمہ ہوا کہ یہ تو خراب ہو گئے ادھر کھانے کا وقت قریب ہو گیا۔

آپ حیران تھیں کہ اب کیا کروں۔ اتنے میں آپ آ گئے۔ آپ کا چہرہ دیکھا جو رنج اور صدمہ سے رونے والیوں کا سا بنا ہوا تھا آپ دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیا چاول اچھے نہ پکنے کا افسوس ہے؟

پھر فرمایا نہیں یہ تو بہت اچھے ہیں۔ میرے مذاق کے مطابق پکے ہیں۔ ایسے زیادہ گڑ والے ہی تو مجھے پسندیدہ ہیں یہ بہت ہی اچھے ہیں اور پھر بہت خوش ہو کر کھائے آپ فرماتی تھیں کہ

"حضرت صاحب نے مجھے خوش کرنے کی اتنی باتیں کیں کہ میرا دل بھی خوش ہو گیا"۔

(سیرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ حصہ اول صفحہ 317 مولفہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مطبوعہ انتظامی پریس حیدر آباد دکن اشاعت یکم دسمبر 1943ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوڈاکٹربشیراحمد صدیقی

لو لگنے سے بچنے کا نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے تجربات کی روشنی میں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

میں نے لو لگنے سے بچنے کے لئے ایک نسخہ بنایا ہوا ہے۔ گلونائن' نیٹرم میور اور آرسنک ملا کر 30 طاقت میں گھر سے نکلنے سے پہلے ایک خوراک استعمال کر لی جائے تو اللہ کے فضل سے سارا دن سر درد نہیں ہوگا۔ ورنہ اگر سر درد ایک دفعہ شروع ہو جائے تو پھر علاج مشکل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات درد آ کر ٹھہر جاتا ہے اور آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑتا۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 430)

ان ادویات کی افادیت موسم گرما کے حوالے سے درج کی جاتی ہے۔

گلونائن سر کو فالتو گرمی پہنچنے سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں گلونائن بہت مفید ہے انگیٹھی کے پاس بیٹھنے سے' بجلی یا گیس کی روشنی کے نیچے کام کرنے سے یا دھوپ میں گھومنے پھرنے سے لو لگ جائے سن سٹروک ہو جائے تو گلونائن مفید ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"گلونائن ٹرائی نائٹروگلیسرین (Trinitroglycerin) ہے جس میں ہائیڈروجن اور آکسیجن کا عنصر بھی موجود ہوتا ہے یہ بہت زور سے پھٹنے والا آتش گیر مادہ ہے" حضرت صاحب گلونائن کے متعلق مزید فرماتے ہیں۔

"گلونائن انسانی مزاج پر بھی اثر انداز ہوتی ہے دھوپ سے طبیعت خراب ہو جاتی ہے جیسے نائٹروگلیسرین گرمی کو برداشت نہیں کرتی اسی طرح مریض بھی گرمی کو برداشت نہیں کر سکتا اس کے نتیجے میں سر درد سے پھٹنے لگتا ہے جگہ جگہ چوٹیں پڑتی ہیں اور دھماکے ہوتے ہیں جیسے کوئی سر کو ہتھوڑوں سے کوٹ رہا ہو گلونائن لو لگنے سے بچنے کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 430-429)

گلونائن میں سر اور دماغی علامات اکثر ملتی ہیں۔

سر پر پٹی بندھی ہونے کا احساس ہوتا ہے ٹوپی اور بند کالر ناقابل برداشت ہوتے ہیں (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 183) یہ اس وجہ سے کہ سر پر گرمی برداشت نہیں ہوتی اس کے سر درد کی پہچان حضرت صاحب یہ بیان کرتے ہیں "گرمیوں کے موسم میں سر درد سورج کے ساتھ ساتھ بڑھتا گھٹتا ہے ہلکے سے جھٹکے سے بھی درد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔" (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 434)

سر کی طرف اجتماع خون تکالیف میں اضافہ کر دیتا ہے گلونائن کی ایک اہم دماغی اور ذہنی علامت حضرت صاحب نے یہ بیان کی ہے کہ "گلونائن کا مریض بعض اوقات دیکھے بھالے راستوں کو بھول جاتا ہے اسے پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں ہے اور کدھر جانا چاہتا ہے رستے اجنبی ہو جاتے ہیں۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 433)

گلونائن لو لگنے سے ہونے والی متلی اور قے میں بھی مفید ہے دل کی دھڑکن زیادہ ہو جائے تپش اور جلن کا احساس ہو تو گلونائن کا استعمال مفید ہے گرمیوں میں ہونے والے گردن توڑ بخار اور ورم الدماغ کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

"بچوں کے گردن توڑ بخار میں جو خصوصاً گرمیوں میں ہو گلونائن مفید ہے اس میں گردن پیچھے کو مڑ جاتی ہے چہرہ پر شدت کی گرمی اور چمک ہوتی ہے آنکھیں کھنچ کر اوپر کو چڑھ جاتی ہیں سر اور اوپر کا دھڑ سخت گرم اور نچلا دھڑ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ بہت پسینہ آتا ہے مختلف قسم کے جراثیم کی وجہ سے ورم الدماغ (Meningitis) ہو جاتا ہے۔ اگر ملیریا کے جراثیم ریڑھ کی ہڈی میں چلے جائیں تو اس سے بھی ورم الدماغ ہو جاتا ہے اگر اس بیماری کا تعلق موسم گرما سے ہو تو اس میں گلونائن مفید دوا ہے۔

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 432)

نیٹرم میور نیٹرم میور بھی موسم گرما میں یاد رکھنے والی ایک اہم دوا ہے اس کی علامات دھوپ میں اور گرمی سے بڑھ جاتی ہیں نیٹرم میور بہت وسیع الاثر دوا ہے حالانکہ یہ روزمرہ کھانے والے نمک کی ہومیو پوٹینسی ہے اس کی وسعت پذیری کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں۔

"نیٹرم میور بہت گہری اور دیرپا اثرات کی حامل دوا ہے انسانی بدن کا کوئی بھی ایسا جزو نہیں جس پر یہ اثر انداز نہ ہو"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 584)

نیٹرم میور کے مریض میں سخت تھکاوٹ اور نقاہت کے آثار پائے جاتے ہیں یہ نقاہت خواہ جسمانی ہو یا اعصابی نیٹرم میور کے مریضوں میں ضرور دکھائی دے گی۔ (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 585) یہ تھکاوٹ اور نقاہت گرمی کی وجہ سے ہوتی ہے کیونکہ گرمی سے ہی نیٹرم میور کا مریض تکلیف محسوس کرتا ہے۔

مچھر کی وجہ سے ملیریا پھیلتا ہے حضرت صاحب ملیریا میں اس دوا کی افادیت ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ "نیٹرم میور ملیریا کی بہت اچھی دوا ہے ہر قسم کا ملیریا اس میں شامل ہے جو روز آئے یا لمبے وقفوں سے آنے والا ہو" (ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 591) تاہم اسے چڑھتے بخاروں میں نہیں دینا چاہئے۔

نیٹرم میور پیاس میں مفید ہے نیٹرم میور میں پیاس اتنی شدید لگتی ہے گویا بھڑکی لگی ہوتی ہے (ہومیو پیتھی کلاس 94' الفضل 29 ستمبر 1996ء)

نیٹرم میور زکام میں بھی مفید ہے ڈاکٹر کینٹ کے مطابق زکام جو موسم گرما میں ہو اور جس کے ساتھ چھینکیں پائی جائیں ایسے زکام کو توڑنے کے لئے یہ دوا مجرب ہے ویسے بھی یہ دوا زکام کے بار بار لگنے کی عادت کو توڑتی ہے۔ نیٹرم میور کی تکالیف کے اوقات کے متعلق حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ "نیٹرم میور میں عام طور پر گرمی لگنے کی وجہ سے اور ملیریا بخار کے دوران ہونے والی تکلیفیں نو بجے سے لے کر رات تک جاری رہتی ہیں۔"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 589)

آرسنک البم آرسنک البم بے چینی' شدید نہ بجھنے والی بار بار پیاس اور بدبودار اخراجات کی مخصوص دوا ہے اس کی بیماریوں میں اضافہ سرد غذا کے استعمال سے یا مرطوب موسم میں ہو جاتا ہے آرسنک کی تکالیف گرمی سے آرام پاتی ہیں تاہم سر کی تکالیف گرمی کی بجائے سردی سے آرام پاتی ہیں۔

آرسنک کی بے چینی کے بارے میں حضرت صاحب تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ "آرسنک کی بے چینی ذہنی ہوتی ہے اس میں ایکونائٹ کی طرح موت کا خوف بھی پایا جاتا ہے مگر ویسی شدت نہیں ہوتی بلکہ بے قراری' بے چینی اور وہم ہوتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ اسے کچھ ہونے والا ہے۔"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 121)

آرسنک میں بار بار پیاس کی وجہ آپ یہ بیان فرماتے ہیں "آرسنک کے مریض کی پیاس بھی بے چینی کا مظہر ہوتی ہے گھونٹ گھونٹ پانی پیتا ہے لیکن پیاس بجھتی نہیں اصل میں یہ پیاس ہے ہی نہیں محض بے چینی ہے۔" (ص 122)

گرمیوں میں سرد غذاؤں اور مشروبات کا عام استعمال ہوتا ہے اگر ان کے استعمال سے تکالیف بڑھ جائیں تو آرسنک اس میں مفید ہے چنانچہ ڈاکٹر کینٹ اور ڈاکٹر بورک دونوں نے آئس کریم کھانے یا برف کا پانی پینے سے پیدا ہونے والی معدہ کی تکالیف میں آرسنک کو مفید ٹھہرایا ہے ڈاکٹر بورک نے ایک اور بات بھی بیان کی ہے کہ پھل جن میں پانی کا حصہ زیادہ ہوتا ہے مثلاً تربوز' خربوزہ' سنگترہ اور آلو بخارہ ان کے کھانے سے جنم لینے والی تکالیف میں بھی آرسنک مجرب ہے۔

آرسنک لوٹ کر آنے والی بیماریوں میں بھی مفید ہے حضرت صاحب فرماتے ہیں "آرسنک کی بیماریوں میں تکرار پائی جاتی ہے۔ خاص معین مدت کے بعد مرض عود کر آتا ہے چار' سات یا چودہ دن کے بعد خاص وقفوں میں مرض دہرایا جاتا ہے لیکن ان کے علاوہ بعض ایسے امراض جو بار بار پلٹ آئیں مثلاً ملیریا وغیرہ ان میں بھی آرسنک بہت مفید ثابت ہوتی ہے ملیریا کی روک تھام کے لئے بھی آرسنک بہترین دوا ہے لیکن اسے اونچی طاقت مثلاً ایک ہزار یا ایک لاکھ طاقت میں بخار کی علامتیں ہونے سے پہلے ہی روک تھام کی خاطر دینا چاہئے بخار کے دوران نہیں دینی چاہئے ہاں اگر بخار کی علامتیں آرسنک کا مطالبہ کریں تو بخار کے حملوں کے درمیان جب پہلے بخار کا زور ٹوٹ چکا ہو یا ٹوٹ رہا ہو تو اس وقت آرسنک بے دھڑک دی جا سکتی ہے۔"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 130' 129)

عود کر آنے والی بیماریوں کے ضمن میں حضرت صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں "معین وقفہ سے بیماری کا لوٹ آنا بھی آرسنک کی ایک اہم خصوصیت ہے اگر کوئی درد شقیقہ میں مبتلا ہو تکلیف میں سردی سے آرام آئے سات یا چودہ دن کے معین وقفہ سے درد کا دورہ ہو تو غالب امکان ہے کہ وہ آرسنک کا مریض ہے۔"

(ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل ص 124)

ڈاکٹر بورک کے مطابق تو وہ تکالیف جو ہر سال مقررہ وقت پر لوٹ آئیں ان میں بھی آرسنک مفید ہے۔

لو لگنے سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا تینوں ادویات کا استعمال بہت مفید رہتا ہے تاہم اس نسخہ کے علاوہ ایک اور دوا بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جسے حضور نے گرمی اور لو لگنے کے رہ جانے والے بداثرات میں موثر قرار دیا ہے یہ دوا نیٹرم کارب ہے حضرت صاحب اس دوا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"ایک چیز میں یہ دوا بہت مشہور ہے۔ وہ پاکستان کے ہر ہومیو پیتھ کو غالباً یاد ہو گا کہ ایک بیماری فوراً دماغ میں آتی ہے وہ ہے سن سٹروک Sun Stroke کے باقی رہنے والے دائمی اثرات اور وہ نزلہ جو ناک کے پیچھے گرتا ہے اور سن سٹروک یا ہیٹ سٹروک Heat Stroke کے بعد پیدا ہوتا ہے اور پھر ایک مستقل بیماری بن کر چمٹ جاتا ہے اس میں نیٹرم کارب اچھی ہے اور عموماً جو ہومیو پیتھ کو یاد ہوتا ہے ہیٹ سٹروک کے بداثرات جو باقی رہنے والے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے اور سر درد کے حملے بار بار' گرمی کی برداشت کی کمی وغیرہ وغیرہ۔ ان سب میں نیٹرم کارب اچھا اثر دکھاتی ہے۔

(ہومیو پیتھی کلاس نمبر 90' الفضل 24 جون 1996ء)

بلغاریہ کی معمر ترین خاتون

بلغاریہ کی معمر ترین خاتون فیمی حسنووا نے بدھ کے روز اپنی 120 سالہ سالگرہ منائی۔ مدان کے میئر نے بتایا کہ وہ کبھی بیمار نہیں ہوئی۔ تاہم وہ جنوری 99ء سے بستر سے لگ گئی ہے۔ وہ اس وقت بہری ہو چکی ہے اور صرف اشارہ سے بات کرتی ہے۔ میئر نے خاتون کا نام گنیز بک آف ریکارڈ میں درج کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ فیمی کی 12 سال کی عمر میں ایک 35 سالہ کارکن سے شادی ہو گئی تھی جو کہ 107 سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ فیمی کے ہاں 5 بچے پیدا ہوئے جن میں سے 2 ابھی تک زندہ ہیں۔ فیمی کے 16 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں' 17 پڑپوتے پڑپوتیاں' پڑنواسے' پڑنواسیاں' 4 لکڑپوتے' لکڑپوتیاں اور ایک پوتے کی پڑپوتی ہے۔ فیمی ان پڑھ ہے وہ وقت نہیں بتا سکتی اور اس نے کبھی رقم استعمال نہیں کی۔ وہ کبھی اپنے گاؤں یا نوفکا سے باہر نہیں گئی جو کہ اب مدان شہر کا حصہ ہے۔

(نوائے وقت 16- اپریل 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طاہرہ جبیں صاحبہ اہلیہ محمد اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ

قرآن کی خادمہ اور حافظہ

حضرت حافظہ زینب بی بی

میری نانی جان چک سکندر کے حافظ احمد دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ جو کئی پشتوں سے حافظ چلے آتے تھے۔ آپ بہت نیک، متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، بزرگ عالم دین تھے اور اپنی بیت میں درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے۔

میری نانی جان کی شادی کھاریاں میں حافظ مولوی فضل الدین صاحب سے ہوئی۔ تو آپ کھاریاں تشریف لے آئیں۔

آپ کی آواز بہت بلند تھی۔ قرآن کریم کی تلاوت بلند آواز سے کرتیں تو دل میں گھبراہٹ سی ہوتی کہ آواز چار دیواری سے باہر نہ جائے۔ ایک دن آپ نے حضرت نانا جان سے پوچھا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے میری آواز باہر جاتی ہے اس کا میں کیا کروں؟

آپ نے فرمایا۔ کوئی ہرج نہیں جہاں تک آپ کی تلاوت کی آواز جائے گی۔ آپ کے حق میں شہادت جائے گی یعنی قیامت کے روز قرآن کریم آپ کا گواہ ہو گا۔

ایک دن آپ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی تھیں کہ ادھر سے سید حامد شاہ صاحب کا گزر ہوا۔ آپ کی تلاوت سن کر انہوں نے گھر جا کر اپنی بچیوں کو قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیج دیا۔ اسی طرح اور لوگوں نے اپنے بچے قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیج دیئے۔ عورتیں بھی اپنے کاموں سے فارغ ہو کر قرآن کریم۔ قاعدے پڑھنے کے لئے آنے لگیں۔ اس طرح یہ سلسلہ تا زندگی جاری رہا۔

حضرت نانا جان نے جب بیعت کی۔ تو آپ نے بھی بیعت کر لی۔

آپ بہت نیک، تہجد گزار، ہمدردیٔ خلائق رکھنے والی شخصیت تھیں۔ آپ کی زندگی نہایت مصروف تھی۔ زمیندار گھرانہ تھا' زمینداری کے تمام کام ہاتھ سے کرنے ہوتے تھے پھر عورتوں بچوں کو قرآن کریم پڑھانا۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا ہم بھی کیسے ہیں اپنے ہی دھندوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ میرا دل تڑپتا ہے کہ ہم بھی قادیان میں جائیں۔ مسیح موعود کا قرب حاصل کریں۔ میرے نانا جان نے فرمایا کہ کرایہ کا بندوبست کر لوں تو آپ چلے جائیں۔

چنانچہ آپ دو ماہ کے لئے قادیان تشریف لے گئیں۔ اس وقت آپ کی گود میں میرے ماموں سعد الدین صاحب تھے۔ جن کی عمر اس وقت نو ماہ تھی۔ آپ قادیان جا کر بیمار ہو گئے تو حضرت اماں جان نے آپ کو حضرت مرزا مبارک احمد صاحب کی ٹوپی پہنائی۔ آپ اکثر حضور سے اپنے بچوں کے لئے دعا کے لئے عرض کرتی رہتیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ دعا کے لئے لکھ کر بیت الدعا کی کتابوں کی الماری پر لٹکا دو۔ میری جب بھی نظر پڑے گی۔ دعا کروں گا۔ سو آپ نے اس طرح کیا۔

حفظ قرآن

ایک دفعہ حضور نے دریافت فرمایا آپ میں کتنی عورتیں حافظ قرآن کریم ہیں۔ اس بات نے آپ پر گہرا اثر کیا۔ باوجودیکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے تین بچے تھے۔ زمیندار گھرانہ تھا۔ آپ نے واپس آ کر قرآن کریم حفظ کرنا شروع کر دیا اور سارا قرآن حفظ کر لیا۔

حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ تو آپ نے اپنی ساری اولاد کو اس کی تحریک کی۔

چنانچہ ماموں سعد الدین صاحب نے اپنے بیٹے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کو وقف کیا۔

خالہ جان نے اپنے بیٹے محمد اسماعیل خالد صاحب کو وقف کیا۔

اور بڑے ماموں جان عبد الرحمان کے بیٹے لیفٹیننٹ کرنل عزیز احمد صاحب نے وقف زندگی کی۔ اور آپ نے حضور سے عرض کی۔ کہ جس طرح حضور کا ارشاد ہو ۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ فی الحال ادھر رہیں۔

میری والدہ صاحبہ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی ساری اولاد وقف کرتی ہوں۔ انہوں نے مرکز میں لکھا۔ کہ میری دو بیٹیاں ہیں۔ مرکز سے حکم ملا۔ کہ ان کی شادیاں واقفین زندگی سے کرنا۔

سو میری والدہ صاحبہ نے اپنی پوری کوشش سے واقف زندگی لڑکوں سے شادیاں کیں۔

دن بھر کی مصروفیات

ہم نے دیکھا اور سنا کہ آپ ابھی کافی رات ہوتی تو تہجد کی نماز کے لئے اٹھ جاتیں۔ نہایت سوز و گداز سے نماز ادا کرتیں۔ صبح کی اذان ہونے پر فجر کی نماز ادا کرتیں۔ اور مصلے پر تسبیح و تحمید میں مصروف رہتیں۔ پھر روشنی پھیلنے پر قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف ہو جاتیں پھر سکول جانے والے بچے قاعدہ و قرآن کریم پڑھنے کے لئے آ جاتے۔ پھر جو سکول نہیں جاتے تھے وہ پڑھنے کے لئے آ جاتے۔ پھر عورتیں کاموں سے فارغ ہو کر قرآن کریم پڑھنے کے لئے آ جاتیں۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی کی کوئی تفریق نہ تھی۔ آپ قرآن کریم پڑھاتی جاتیں اور ساتھ دعوت الی اللہ بھی کرتی جاتیں۔ اور سب کو دینی مسائل بھی سمجھاتی جاتیں آپ نے دعوت الی اللہ کے لئے سہ حرفیاں بھی لکھیں۔ ایک سہ حرفی میں آپ نے حضرت آدم سے لے کر کئی

باقی صفحہ 4 پر

کھیل کھلاڑی

عبدالحلیم سحر صاحب

اکیسویں چیمپیئنز ٹرافی ورلڈ ہاکی میں پاکستان کی کارکردگی

چیمپیئنز ٹرافی کے یہ عالمی مقابلے 10 جون سے 20 جون 99ء تک آسٹریلیا کے شہر برسبین میں ہوئے یہ ٹورنامنٹ ورلڈ کپ اور اولمپکس مقابلوں کے بعد سب سے بڑا اور اہم ٹورنامنٹ ہے۔ اس ٹورنامنٹ کا انعقاد بھی پاکستان کی تجویز پر ہوا اور اس کی پہلی ٹرافی بھی پاکستان نے مہیا کی۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان ہاکی کے افق پر چھایا ہوا تھا۔ ورلڈ کپ یا اولمپکس مقابلے ہوں پاکستان سے کھیلتے ہوئے بڑی بڑی ٹیمیں گھبراتی تھیں لیکن کچھ عرصہ سے پاکستان ہاکی کے میدان میں بہت پیچھے چلا گیا ہے۔ ایک وقت تھا کہ پاکستان کے پاس تقریباً تمام عالمی اعزاز تھے اور اب یہ وقت ہے کہ پاکستان تیسری یا چوتھی پوزیشن پر چلا گیا ہے اور یہ بات بہت قابل فکر ہے کہ اس ٹرافی ٹورنامنٹ میں پاکستان چھٹے نمبر پر آیا ہے اور انگلستان جیسی کمزور ٹیم سے 3-4 ہار گیا ہے اور قواعد کے مطابق پاکستان اگلے ٹورنامنٹ سے خارج ہو چکا ہے۔

اب ہم پاکستان کے مقابلوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ پاکستان نے پہلا میچ سپین کے خلاف کھیلا جو کہ دو دو گول سے برابر رہا۔ اس میں پاکستان نے دفاعی طور پر کمزور کھیل پیش کیا۔ اگر فارورڈ لائن برتری دلاتی ہے تو دفاع میں کمزوری کی وجہ سے برتری برقرار نہیں رہتی۔ اس کے بعد پاکستان کے پاس سینٹر فارورڈ پوزیشن کا کوئی قابل اعتماد اور اچھا کھلاڑی نہیں ہے جو کہ سارے کھیل کو کنٹرول کرتا ہے۔

اس کے بعد پاکستان اور جنوبی کوریا کے درمیان میچ کھیلا گیا جو دو دو گول سے برابر رہا ہے۔ پاکستان آخری لمحات تک 1-2 سے جیت رہا تھا لیکن کوریا کے کھلاڑی کے بار بار اٹیک نے ہماری دفاعی لائن کو توڑ کر گول کر دیا اس طرح جیتا ہوا میچ برابر ہو گیا۔

ہالینڈ کے خلاف بھی یہی صورت حال رہی پاکستان میچ جیت رہا تھا کہ ہالینڈ نے آخری ایک دو منٹوں میں گول کر کے میچ برابر کر دیا اس طرح پاکستان نے برابر میچوں کی ہیٹ ٹرک مکمل کر لی۔

اس ٹورنامنٹ میں بڑا دھچکا پاکستان کو اس وقت لگا جب اس ٹورنامنٹ کی سب سے کمزور ٹیم انگلستان سے شکست کھا گیا انگلینڈ نے پاکستان کو 0-2 سے ہرایا اس طرح پاکستان کی پوزیشن اس ٹورنامنٹ میں کمزور ہو گئی اور فائنل کھیلنے کے چانسز ختم ہو گئے۔

پاکستان نے اپنا آخری لیگ میچ آسٹریلیا کے خلاف کھیلا جو حیرت انگیز طور پر 1-2 سے جیت لیا۔ لیکن یہ جیت پاکستان کو فائنل تک نہ لا سکی کیونکہ پاکستان کے نمبر دوسری ٹیموں کے مقابلے میں بہت کم تھے۔

20 جون 1999ء کو اس ٹرافی کا فائنل میچ آسٹریلیا اور جنوبی کوریا کے درمیان ہوا جو۔ آسٹریلیا نے 1-3 سے جیت لیا اس طرح آسٹریلیا سات بار چیمپیئنز ٹرافی جیت کر جرمنی کے برابر آ گیا ہے جرمنی بھی سات بار یہ ٹرافی جیت چکا ہے۔ پاکستان نے تین بار یہ ٹائٹل حاصل کیا۔ اس دفعہ ہالینڈ دفاعی چیمپئن تھا۔

یہ ٹورنامنٹ سنگل لیگ کی بنیاد پر کھیلا جاتا ہے اور ہر میچ بہت اہم ہوتا ہے۔

اب ہم پاکستان کی ہاکی ٹیم کی طرف آتے ہیں۔ اس سال کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد امید تھی کہ پاکستان اس ٹورنامنٹ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرے گا۔ فروری 99ء میں ہونے والی پاک بھارت سیریز میں پاکستان نے چھ تین سے برتری حاصل کی۔ اس کے بعد 9واں اذلان شاہ ہاکی ٹورنامنٹ بھی نمایاں کامیابی سے جیتا۔ یہ پاکستان کی اس ٹورنامنٹ میں گولڈ میڈل حاصل کرنے کے لحاظ سے پہلی کامیابی تھی اس سے قبل پاکستان چھ مرتبہ اس ٹورنامنٹ میں شریک ہوا۔

کامن ویلتھ گیمز میں بری کارکردگی کی بنا پر ہم سیمی فائنل میں نہ پہنچ سکے۔ بہرحال مجموعی کارکردگی اس سال بہتر رہی۔ ماہرین کا خیال تھا کہ پاکستان چیمپیئنز ٹرافی حاصل کر کے آئے گا لیکن پاکستان پورے ٹورنامنٹ میں نمایاں کھیل پیش نہ کر سکا۔ اور اس ٹورنامنٹ میں آخری نمبر پر آ کر مقابلوں سے باہر ہو گیا۔

پاکستان کی فارورڈ لائن میں گول کرنے کی صلاحیت کم ہے بعض یقینی گول مس کر دیئے گئے بال پر وہ کنٹرول نہیں جو ہونا چاہئے دوسرا کھلاڑیوں کا آپس میں تال میل نہیں ہے۔ سینٹر ہاف جو کھیل کو بناتا ہے وہ ہمارے پاس نہیں ہے لیکہ زمانے میں اختر رسول سارے کھیل کو کنٹرول کرتا تھا جس سے دفاعی اور فارورڈ لائن دونوں بہترین کھیل پیش کرتے تھے۔

پاکستان کی دفاعی لائن بہت کمزور ہے اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ منظور الحق اور منور زمان جیسے دفاعی کھلاڑی پیدا کرنے ہوں گے۔

اگر غور کیا جائے تو پاکستان کی ہاکی کے زوال کی وجہ اس کھیل کی طرف توجہ میں کمی ہے۔ اگر یہ کھیل سکول لیول سے شروع کیا جائے اور ضلع لیول پر اچھے مقابلوں کا اہتمام کیا جائے تو بعید نہیں کہ ہم اچھے کھلاڑی پیدا کر کے ہاکی کے میدان میں پھر سے اپنے سٹائل کی ہاکی کا لوہا منوا لیں۔ دوسرا کھلاڑیوں کو کھیل کے میدان مہیا کئے جائیں اور ساتھ ساتھ ان کو مالی لحاظ سے مضبوط کیا جائے۔

اس دفعہ چیمپیئنز ٹرافی کرکٹ کے عالمی میلے کی وجہ سے بالکل ہی پھیکی رہی سارا زور کرکٹ کی طرف رہا۔ حالانکہ یہ ٹورنامنٹ بھی اس صدی کا آخری ٹورنامنٹ تھا۔

عطیۂ خون دیگر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ صاحبہ گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد آصف طاہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدر آباد کو چند دن قبل دائیں ہاتھ کے نیچے ایک پھنسی نکلی۔ جو زیادہ زخم کی صورت اختیار کر گئی۔ (L.M.C.H) لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال حیدر آباد میں اس کا آپریشن کیا گیا۔ بجائے زخم ٹھیک ہونے کے اور بھی سارے بازو میں تکلیف بڑھ گئی دوسرے روز C.M.H ہسپتال میں دوبارہ آپریشن کے ذریعہ زخم سے گند وغیرہ نکالا گیا۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا۔ الحمدللہ مکرم مربی صاحب کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نمایاں کامیابی

○ مکرم شیخ حارث احمد واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم عزیزم ممتاز احمد گھمن صاحب ابن مکرم مختار احمد گھمن آف واہ کینٹ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے غلام اسحاق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی سے BSc کمپیوٹر سائنس میں سونے کا تمغہ حاصل کیا ہے۔ یہ اعزاز 6۔ فروری 1999ء کو ایک تقریب میں دیا گیا۔

خدا تعالیٰ عزیزم کو مستقبل میں بھی نمایاں کامیابیوں سے نوازے اور دین کی احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے آمین۔

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستان بھارت کے فوجی کمانڈروں کے مذاکرات

وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے اعلیٰ فوجی کمانڈروں نے فون پر آپس میں مذاکرات کئے ہیں جبکہ چند روز سے کشمیر میں لڑائی بند کرانے کے لئے زبردست سفارتی سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ ایٹمی بموں کے استعمال کی دھمکیاں بھی دی جارہی ہیں۔ لیکن دوسری طرف بھارت کے وزیر داخلہ ایڈوانی نے خفیہ مذاکرات کی تردید کر دی ہے۔ دریں اثنا آسٹریلیا اور جی ایٹ ممالک نے بھی دونوں ملکوں سے کہا ہے کہ وہ بڑے تصادم سے بچیں اور اپنے ملکوں کو تباہی سے بچائیں۔

لیبیا کے خلاف پابندیاں

امریکہ نے لیبیا سے پابندیاں اٹھانے پر مزاحمت کا عندیہ دیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے لیبیا سے پابندی اٹھانے کی سفارش کی تھی لیکن امریکہ کا کہنا ہے کہ اسے امید ہے کہ سلامتی کونسل اس موقع پر لیبیا سے پابندیاں اٹھانے کی حمایت نہیں کرے گی۔ کیونکہ ابھی تک لیبیا نے لاکربی کیس کے ملزموں کی تفتیش اور ٹرائل میں تعاون کے لئے کونسل کی قرارداد کے مطابق چند تقاضے پورے نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال لیبیا سے پابندیوں کے مکمل طور پر اٹھائے جانے کی بات قبل از وقت ہے۔

برطانوی وزیر اعظم کا خط

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو خط بھیجے ہیں جن میں کشمیر میں حالیہ کشیدگی پر اظہار تشویش کیا گیا ہے زی نیوز کے مطابق بھارتی وزیر اعظم واجپائی کے نام خط میں انہوں نے بھارت کی تعریف کی ہے کہ اس نے کنٹرول لائن عبور نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ نواز شریف کے خط میں ان سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کارگل سے مجاہدین کو واپس بلالے۔

فلسطین کے متعلق کلنٹن کا بیان

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے اسرائیل کی نئی حکومت پر پھر ایک دفعہ زور دیا ہے کہ وہ فلسطین کے ساتھ امن کا مظاہرہ کرے کیونکہ حالیہ انتخابات جس کے نتیجہ میں یہ حکومت برسراقتدار آئی ہے ان سے صاف ظاہر ہو گیا ہے کہ اسرائیلی عوام امن سمجھوتے کے لئے تیار ہیں۔ وہ مصر کے صدر حسنی مبارک کے ساتھ ایک مشترک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر حسنی مبارک نے کہا کہ اسرائیل مقبوضہ علاقے میں یہودی بستیوں کی تعمیر فوراً بند کرے۔ یاد رہے کہ صدر حسنی مبارک مشرق وسطیٰ میں امن و سلامتی کا ماحول پیدا کرنے اور بین الاقوامی اور دو طرفہ معاملات پر امریکی صدر سے مذاکرات کے لئے واشنگٹن آئے ہوئے ہیں۔

کسووو کے پناہ گزینوں کی امداد

اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزیناں نے نیٹو کے رکن ممالک پر الزام لگایا ہے کہ ان ممالک نے کسووو فوجی کارروائی پر تو اربوں ڈالر خرچ کر دیئے لیکن کسووو کے پناہ گزینوں کے لئے اب کچھ نہیں کر رہے انہوں نے بتایا کہ اب تک صرف 40 کروڑ ڈالر کی امداد فراہم کی گئی ہے جو کہ از حد ناکافی ہے کیونکہ پانچ لاکھ البانوی نژاد پناہ گزین اپنے اپنے گھروں میں واپس پہنچ چکے ہیں اور ان کی آبادکاری کے لئے بہت بڑی رقم کی ضرورت ہے۔

بنگلہ دیش روس کے سودے پر امریکہ کا ردعمل

بی بی سی کے مطابق امریکی دفتر خارجہ کے ترجمان نے واشنگٹن میں کہا ہے کہ بنگلہ دیش کا لڑاکا جہاز خریدنے کا فیصلہ غیر ضروری ہے۔ کیونکہ بنگلہ دیش کو لڑاکا طیاروں کی ہرگز ضرورت نہ تھی اور نہ ہی بنگلہ دیش اتنے بڑے سودے کا متحمل ہو سکتا ہے۔ یاد رہے امریکہ نے ماضی میں امریکی لڑاکا طیاروں کی خریداری کے متعلق بنگلہ دیش کی درخواست مسترد کر دی تھی جس کے بعد بنگلہ دیش نے گیارہ کروڑ ڈالر مالیت کے جیٹ طیارے خریدنے کا سودا روس سے کر لیا جس پر اب امریکہ کو سخت تشویش لاحق ہے۔

چوتھی جنگ کا خطرہ ٹل گیا

بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دونوں کے لئے ایک قابل قبول فارمولا پر کام ہو رہا ہے اور 48 سے 72 گھنٹوں کے اندر یہ خوشخبری مل سکتی ہے کہ چوتھی جنگ نہیں ہوگی۔

جینز کی اہمیت

بی بی سی کے مطابق ڈی این اے دراصل مختلف اقسام کے جینز کا مجموعہ ہوتا ہے۔ اور انسانی زندگی کے بارے میں تمام تر باتوں کا انحصار انسان کے جین پر ہوتا ہے۔ اور ان سے ہی موروثی بیماریاں نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ اب امریکہ میں انسانی جینیات پر تحقیق کرنے والے انسٹی ٹیوٹ نے تمام بنی نوع انسان سے متعلق ایسا مواد اکٹھا کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس منصوبے کو بہت ساری بیماریوں مثلاً دل کے امراض اور سرطان وغیرہ کا علاج دریافت کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بھارتی فوج نے 9 ہندوؤں کو ہلاک کر دیا

مقبوضہ کشمیر کے علاقہ پونچھ میں بھارتی خفیہ ایجنسیوں نے مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے 9 ہندوؤں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ اسی سکیم کے ماتحت بھارت خفیہ ایجنسیوں نے چند روز قبل پونچھ کے علاقے میں حزب المجاہدین سے تعلق رکھنے والے تین مجاہدین کے قریبی رشتہ داروں کو ہلاک کرنے کے بعد اگلے دن اسلام آباد میں بارہ ہندو مزدوروں کو ہلاک کر دیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 3- جولائی- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
5-جولائی- غروب آفتاب- 7-26
6-جولائی- طلوع فجر- 3-24
6-جولائی- طلوع آفتاب 5-

کابینہ کی دفاعی کمیٹی کا اجلاس

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف کی صدارت میں ہونے والے وفاقی کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے اجلاس میں بھارت کو وارننگ دی گئی کہ اگر اس نے جنگ کی طرف قدم بڑھایا تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا اور اس کے سنگین نتائج برآمد ہونگے۔ اس اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر او آئی سی اور چین کی حمایت پر اظہار اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ اور چین کے موقف کو پاکستان کی سفارتی کامیابی قرار دیا گیا۔ اجلاس میں کارگل اور کشمیر میں بھارتی حالیہ کارروائیوں پر بھی غور کیا گیا اور اس سلسلے میں اہم فیصلے کئے گئے۔ جنرل پرویز مشرف۔ ایڈمرل فصیح بخاری اور ائرچیف پرویز مہدی کے علاوہ سرکاری سول لیڈروں نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں بھارت کو ایک دفعہ پھر مذاکرات کی دعوت دی گئی اور اسے تنبیہہ کی گئی کہ اگر اس نے کشمیر میں جاری تنازعہ کو وسعت دینے کی کوشش کی تو اسکے سنگین نتائج برآمد ہوں گے جن کا ذمہ دار بھارت ہو گا۔

پاکستان کی مدد کا چینی وعدہ

چین نے پاکستانی لیڈروں سے وعدہ کیا ہے کہ اگر بھارت نے کارگل پر شکست کا بدلہ چکانے کے لئے پاکستان کے کسی حصے پر حملے کی کوشش کی تو چین عملی طور پر پاکستان کا ساتھ دے گا۔ چینی رہنماؤں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر دونوں ملکوں میں موجود تمام جھگڑوں کی بنیاد ہے۔ اور اگر بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو علاقائی امن کے لئے خطرہ بڑھ جائے گا۔ اور بیلنس آف پاور خطرہ میں پڑ جائے گا اس لئے ایسی صورت حال میں چین پاکستان کا بھرپور ساتھ دے گا۔ پاکستان اور چین کے درمیان مسلسل رابطوں پر بھی اتفاق کیا گیا اور صورت حال کی تبدیلی کی صورت میں چین کو اعتماد میں لیا جائے گا۔ پاکستان میں چینی سفیر نے کہا ہے کہ اب پاکستان کے وسیع تر مفاد میں یہی ہے کہ وہ اپنے اصولی موقف پر قائم رہے اور انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ایسی صورت میں چین انہیں مایوس نہیں کرے گا۔

بھارت کا دراس سیکٹر میں حملہ

بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے دراس سیکٹر میں مجاہدین پر بھرپور حملہ شروع کر دیا ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بھارت اپنا سارا توپ خانہ اس محاذ پر لے آیا ہے۔ 140 بوفورس توپوں سے ٹائیگر ہلز پر گولوں کی بارش کی جا رہی ہے اور ساتھ ہی بھارتی لڑاکا طیارے بھی اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ بھارت نے پہاڑی لڑائی کے تربیت یافتہ کمانڈوز اور تین بٹالین فوج کے ساتھ پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ دراس سیکٹر میں بھارتی فوج کا یہ سب سے بڑا حملہ ہے جس میں بھارتی توپ خانہ اور فضائیہ مل کر مجاہدین کے ٹھکانوں پر حملہ کر رہے ہیں۔ بھارتی فوج کے ایک بریگیڈئر نے کہا ہے کہ ٹائیگر ہلز اور دوسری چوٹیوں پر دو سو مجاہدین قابض ہیں اور وہ کسی قیمت پر بھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے اور آخری آدمی تک لڑیں گے۔ انہوں نے اعتراف کیا کہ اب تک اس لڑائی میں بھارتی فوج کے 212 فوجی ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 439 مجاہدین شہید ہوئے۔

اسلامی ملکوں کی پاکستان کی مکمل حمایت

اسلامی ممالک کی تنظیم او آئی سی کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں کشمیر پر پاکستان کی مکمل حمایت کا اعلان کیا گیا۔ اور کہا گیا کہ کشیدگی کے خاتمہ کی غرض سے پاکستان کی جانب سے مذاکرات کی تجاویز پر عمل کیا جائے اور اہل کشمیر کو ان کا حق خودارادیت دیا جائے تاکہ یہ جھگڑا مستقل طور پر حل کیا جا سکے۔ اجلاس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کو امن و سلامتی کی خاطر اس مسئلہ پر مداخلت کے لئے بھی کہا گیا۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اسلامی کانفرنس کے وزرائے خارجہ نے کشمیر کے بارے میں دو الگ الگ قراردادوں کی منظوری دی ہے اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے کشمیر کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ یہ تنظیم ان کو حق خودارادیت دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی کانفرنس تنظیم خطہ میں موجود کشیدگی کے خاتمہ کے لئے پاکستان کی کوششوں کی بھرپور حمایت کرتی ہے اور کرتی رہے گی۔ دریں اثنا دنیا بھر کے دارالحکومتوں میں وزیر اعظم محمد نواز شریف کے خصوصی نمائندوں نے ان ملکوں کے لیڈروں سے ملاقاتیں کر کے پاکستان کا نقطہ نظر اور موقف واضح کیا۔

کشمیر پر عالمی کانفرنس بلانے کی تجویز

قائد حزب اختلاف اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر پاک بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر کو حل نہ کروایا گیا تو ایٹمی جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہر وقت موجود رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر پر عالمی کانفرنس بلائی جائے اور اس سلسلے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل امریکہ اور چین اپنا اپنا صحیح کردار ادا کریں۔ تاکہ اس ایٹمی جنگ سے دونوں ممالک بچ سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر عالمی برادری نے اپنا کردار اس وقت ادا نہ کیا اور صحیح فیصلے نہ کئے گئے تو کشمیر دوسرا کسووو بن سکتا ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں کشمیر کا مسئلہ امریکہ حل کروا سکتا ہے اور اسے مشرق وسطیٰ کے فیصلے کی نہج پر حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ چونکہ پاک بھارت سفارتی کوششیں ختم ہو چکی ہیں اس لئے اب صرف عالمی برادری کا کردار باقی رہ گیا ہے جو اس خطہ کو جوہری تباہی سے بچا سکتا ہے۔

بھارت نے جنوبی کوریا کا جہاز روک لیا

بھارت نے جنوبی کوریا کے ایک جہاز کو اس شبہ میں روک رکھا ہے کہ اس میں پاکستان کے لئے اسلحہ لے جایا جا رہا ہے۔ کسٹم حکام اور ڈائریکٹریٹ آف ریونیو کی طرف سے جہاز کی تلاشی لی جا رہی ہے ان کے علاوہ نوتی ماہرین کی ایک ٹیم بھی جہاز کی تلاشی لے گی۔ بھارتی حکام نے جہاز کی دستاویزات اور عملہ کے پاسپورٹ بھی ضبط کر لئے ہیں لیکن عملہ کو ابھی تک جہاز پر ہی موجود رہنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ جہاز کو فرار ہونے سے روکنے کے لئے بھارتی بحریہ نے احتیاطی اقدامات کر رکھے ہیں اور ساحلوں کا تحفظ کرنے والی کشتیوں نے علاقہ کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ. ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور- ربوہ

☎ 04524-699 دکان
04524-211971 گھر

حریت کانفرنس کا بیان

حریت کانفرنس کے لیڈروں کا کہنا ہے کہ کارگل میں جیتی ہوئی جنگ میز پر ہارنے کی سازش ہو رہی ہے۔ یہ بات حریت کانفرنس کی ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں کہی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت، عوام اور فوج مجاہدین کی پیش قدمی کو یقینی بنانے کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں اپنی اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔

جلسہ کیلئے سستی ٹکٹیں

جلسہ میں شمولیت کیلئے سستی ترین ائیر ٹکٹوں کے حصول کے لئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی۔

گلیکسی ٹریول سروسز

(پرائیویٹ) لمیٹڈ

ٹرانسپورٹ ہاؤس- ایجرٹن روڈ- لاہور

فون- 6366588، 6367099، 6310449

الحمد اسٹیٹ

پراپرٹی ڈیلر

ہمارا نصب العین

اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر

پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر

پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں

ہر وقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ

☎ 4993402
4993403
467003
467004

Haji Abdul Rauf
Chief Consultant

AL-HAMD ESTATE

Property Sale - Purchase

Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,

SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300